بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحفظ وخدمات مدارسِ دینیہ کنونشن منعقدہ جامعہ فاروقیہ شجاع آباد

رپورٹ

مرتبہ:۔ مولانا زبیر احمد صدیقی

مسئول وفاق المدارس جنوبی ملتان مدیر جامعہ فاروقیہ شجاع آباد

وفاق المدارس العربیہ پاکستان ضلع ملتان کے تحت مورخہ 4رفروری 2010ء بمطابق 19رصفر المظفر ۱۴۳۱ھ بروز جمعرات ضلع ملتان کے معروف ادارہ جامعہ فاروقیہ شجاع آباد میں ایک عظیم الشان، پُر وقار، فکر انگیز اور متاثر کن کنونشن منعقد ہوا، جس میں ضلع ملتان کے چھوٹے بڑے مدارس، مکاتب اور جامعات کے علاوہ جنوبی پنجاب کے نامور جامعات ومدارس کے مہتممین، شیوخ الحدیث، ارباب فقہ وافتاء، علماء، قراء اور مشائخ نے سینکڑوں کی تعداد میں شرکت فرمائی۔ اس کنونشن کا امتیازی وصف یہ تھا کہ کنونشن میں کثیر تعداد میں سیاسی زعماء موجودہ اور سابقہ اراکین اسمبلی، وکلاء، تاجر برادری، سرکاری افسران، صحافی، اہلِ ثروت، ٹیچرز، پروفیسرز بھی شریک ہوئے۔

کنونشن کے اسباب واہداف سے متعلق کنونشن کے روز راقم الحروف کا تفصیلی مضمون روزنامہ اسلام ملتان کی اشاعتِ خاص بابت تحفظ و خدماتِ مدارسِ دینیہ میں شائع ہو چکا ہے۔ جس کا خلاصہ وماحصل یہ ہے کہ دینی مدارس برصغیر میں اڑھائی سو سال سے علمی، ملی، قومی، معاشی اور معاشرتی خدمات بلا معاوضہ، بلا طمع ولالچ بلا خوف لومۃ لائم سرانجام دے رہے ہیں۔ اس طویل عرصہ میں لاکھوں خاندانوں نے مدارس کی بدولت جہالت کے اندھیروں سے نجات پائی، کروڑوں افراد مدارس کی بدولت کھرے اور سچے مسلمان بنے۔ کتنوں کی زندگی سنور گئی لاتعداد لوگ مدارس کی بدولت اسبابِ دنیا بھی حاصل کر چکے۔ قیامِ پاکستان سے لے کر اب تک مدارسِ دینیہ گاؤں، شہر، قصبہ، محلہ اور گلی تک میں رضا کارانہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں مگر بایں ہمہ دشمنانِ اسلام جنہیں اسلام، قرآن، سنت اور علومِ اسلامیہ سے پرانا ویر ہے کے دباؤ میں اگر ایک سوچی سمجھی سازش کے ساتھ مدارس کا میڈیا ٹرائل کیا جا رہا ہے، اربابِ اختیار کی طرف سے مختلف الزامات مدارس پر لگائے جاتے ہیں، نیز ملک بھر کے مدارس کو حکومتی طبقہ سے سخت اذیت کا سامنا ہے، مختلف علاقوں میں چھاپوں، مدارس کی تلاشی، بے گناہ طلباء واساتذہ کی بغیر اندراج مقدمہ گرفتاری، گمشدگی اور بغیر تحقیق کے مدارس پر چڑھائی کا سلسلہ وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ جنوبی پنجاب کو خاص طور پر ہدف بنا کر یہاں کے مدارس کو زیادہ تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ان حالات میں ایک عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ

(۱) اہلِ مدارس کا باہم ربط وتعاون وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر سایہ مزید مضبوط اور مستحکم کیا جائے۔

(۲) مدارس کے خلاف اٹھائے جانے والے الزامات کا مدلل اور مسکت جواب دیا جائے۔

(۳) مدارس کو درپیش مسائل کا حل دریافت کیا جائے۔

(۴) پاکستان جسے شدید خطرات لاحق ہیں کے استحکام کا احساس عوام وخواص میں پیدا کیا جائے۔

چنانچہ اس داعیہ کے پیش نظر وہاڑی، خانیوال، ڈیرہ غازی خان اور ملتان میں وقفے وقفے سے چند کنونشن منعقد کیے گئے جن میں راقم الحروف کو شرکت کا شرف حاصل رہا۔

جامعہ خالد بن ولید وہاڑی میں پورے جنوبی پنجاب کے مدارس کا کنونشن منعقد ہوا تھا لیکن یہ کنونشن وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے بنات سے متعلق نصاب کی مجوزہ تبدیلی پہ غور وخوض اور اس بارے مدارس کی ایک مشترکہ رائے اختیار کرنے کے عنوان پر ہمارے بزرگ ومشفق، اعلیٰ صفات کے حامل، سلف کے علوم وفیوض کے ترجمان شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ظفر قاسم صاحب مدظلہ العالی نے شارٹ نوٹس پر بلایا جو انتہائی

کامیاب رہا اور اس کنونشن میں راقم الحروف اور حضرت والا کی درخواست پر ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب زید مجدہٗ برطانیہ کے طویل ترین سفر کی تھکان کے باوجود اجلاس کے آخری مراحل میں تشریف لائے۔

اسی طرح خانیوال میں ضلع خانیوال کے علماء ومشائخ کا کنونشن، حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی اور ان کے رفقاء کار کی محنت سے ضلع کی حد تک مدارس کے باہم رابطہ کا بہترین ذریعہ ثابت ہوا۔

ڈیرہ غازی خان کا کنونشن ضلع ڈیرہ غازی خان اور ضلع راجن پور کے مدارس پر مشتمل تھا جس کا اہم مقصد وہاں کے بعض مدارس کی وہاں کے معروضی حالات میں انتظامیہ کی جانب سے پریشان کن رویہ کا ازالہ تھا اس سے بحمد اللہ کافی حد تک مقصد میں کامیابی حاصل ہوئی۔

ملتان میں انعقاد پذیر کنونشن محترم جناب علامہ عبدالحق مجاہد صاحب اور مولانا سلطان محمود ضیاء کی کاوشوں سے جامع مسجد الخیر ممتاز آباد میں منعقد ہوا جس میں فیصلہ ہوا کہ آئندہ ایک بھرپور کنونشن شجاع آباد میں منعقد کیا جائے۔

یہ تمام کنونشنز گذشتہ سال منعقد ہوئے، ملتان کے کنونشن کے بعد وفاق المدارس کے سالانہ امتحانات کا سلسلہ شروع ہوگیا، پھر تعطیلات اور ان کے بعد ارباب مدارس کی تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے فیصلہ پر عمل نہ ہوسکا۔ حال میں چند مدارس کی حکومتی جبر پر بے بسی اور زبوں حالی اس کنونشن کے فوری انعقاد کا سبب بن گئی۔ ملتان کے علماء نے اس طرف توجہ دلائی، حضرت اقدس قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہٗ نے تاریخ کا تعین فرمایا، اگلے روز ۲۴ رجنوری کو مدرسہ انوار الاسلام نزد وہاڑی چوک ملتان میں ملتان کے چیدہ چیدہ علماء کا اجلاس بلا کر کنونشن کے فیصلہ کو حتمی شکل دی گئی۔ یوں ۲۵ رجنوری سے کنونشن کی تیاری کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس مقصد کے لئے ضلع کو تین رابطہ کمیٹیوں میں تقسیم کیا گیا۔

تحصیل ملتان کے لیے رابطہ کمیٹی کے ارکان علامہ عبدالحق مجاہد صاحب اور مولانا سلطان محمود ضیاء صاحب مقرر کیے گئے، وفاق المدارس العربیہ ملتان کے مسئول شیخ الحدیث مولانا محمد نواز مدظلہٗ بھی اس حلقہ میں خوب محنت فرماتے رہے۔ میری خوش قسمتی کہ مجھے مولانا محمد نواز صاحب جیسے منتظم، متقی اور دردمند عالم کا مکمل تعاون حاصل رہا۔ شجاع آباد کے لئے قاری جمیل الرحمٰن بہلوی صاحب رابطہ کمیٹی کے ممبر نامزد کیے گئے بعد میں ان کے ساتھ قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ کے نواسے قاضی قمر الصالحین اختر صاحب بھی اس کار خیر میں شریک ہوگئے۔ جلالپور پیروالہ کے لیے پروفیسر مولانا عبدالشکور صاحب کو رابطہ کمیٹی کا ممبر نامزد کیا گیا تاہم قاری عبدالرحیم فاروقی اور مولانا حبیب اللہ رفیقی صاحب بھی ان کے دست وبازو بن گئے۔

ان تمام احباب نے پورے خلوص ومحنت سے کنونشن کی تیاری میں بھرپور کردار ادا کیا۔

کنونشن کے دعوت نامے مدارس وجامعات روانہ کیے گئے۔ علاقہ کے تاجر، وکلا، صحافی، سیاسی قائدین کو بھی الگ دعوت نامے جاری کیے گئے۔ کنونشن کے انعقاد کے فیصلہ کو اہل مدارس اور سول سوسائٹی کی جانب سے خوش آئند قرار دیا گیا، دیکھتے ہی دیکھتے مدارس وجامعات کی جانب سے اپنے علاقوں میں کنونشن کی کامیابی کی بھرپور تحریک شروع ہوگئی۔ ہر روڈ، چوک، اڈے، بس اسٹاپ پر بینرز آویزاں ہونے لگے۔

شجاع آباد ایک مذہبی شہر ہے یہاں قطب الارشاد حضرت مولانا عبداللہ بہلوی رحمہ اللہ، مجاہد ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد رحمہ اللہ، مفسر قرآن مولانا عبدالعزیز رحمہ اللہ، جانشین حضرت بہلویؒ مولانا عبدالحئی بہلوی رحمہ اللہ، ہمارے والد محترم مولانا رشید احمد رحمہ اللہ، جانشین خطیب پاکستان مولانا قاضی عبداللطیف اختر رحمہ اللہ جیسے بزرگوں کی محنت کے ثمرات آج تک موجود ہیں۔ یہاں کے تاجر، وکلاء، صحافی، مزدوروں اور عوام الناس نے کنونشن کو شجاع آباد کے لئے اعزاز سمجھتے ہوئے اتنی بڑی تعداد میں علماء کی شجاع آباد تشریف آوری کو اہلیان شجاع آباد کے لئے سعادت قرار دیا، اس لیے مختلف طبقات کی جانب سے شہر کے چوکوں چوراہوں، بازاروں اور خصوصاً شہر کے داخلی راستوں پر کنونشن کے مندوبین و شرکاء کے لئے خوش آمدیدی بینرز آویزاں کیے گئے۔ یہ رضا کارانہ سلسلہ اتنا تیزی سے پھیلا کہ کنونشن سے ایک روز قبل شہر دلہن کی طرح سج گیا۔ ہر طرف علماء ومشائخ کی حمایت کے نعرے اور وفاق المدارس کے ساتھ یک جہتی کا مظاہرہ ہونے لگا۔ ان خوبصورت بینرز پر مدارس کی خدمات، مدارس کی ضرورت پر مشتمل خوبصورت جملے تحریر تھے۔

کنونشن کے انتظامات کے سلسلہ میں جامعہ فاروقیہ شجاع آباد کے اساتذہ، طلباء اور معاونین سبھی نے دن رات ایک کر دیے، میرے

برادر اصغر مفتی محمد طیب معاویہ صبح سے رات 2 بجے تک کام کرتے رہے۔ جامعہ کے ناظم مولانا محمد احمد پونٹوی، مدرسین مولانا ذوالفقار طارق، مفتی ضیاء الرحمٰن، مفتی محمد عثمان، مولانا محمد آصف کی خدمات بھی لائق تحسین تھیں۔

کنونشن کی سیکورٹی جامعہ کے سابقہ طالب علم مفتی عتیق الرحمٰن اور جامعہ کے استاذ مفتی محمد عثمان حیدری کے ذمہ تھی، ان حضرات نے سیکورٹی کو فل پروف بنایا۔ مفتی محمد طیب معاویہ کے اعلیٰ ذوق کے سبب کنونشن کی پہلی نشست (اجلاس) کے لیے جامعہ کے وسیع وعریض پلاٹ میں خوبصورت میٹنگ ہال اور ڈائننگ ہال تیار کرایا گیا، جبکہ جامعہ کے عیدگاہ کے پلاٹ میں کنونشن سنٹر تیار کیا گیا جس میں بامقصد اور معنی خیز بینرز لگا کر پنڈال کو مزید حسین بنا دیا گیا۔

پہلی نشست کا آغاز تقریباً ساڑھے ۱۰ بجے صدر اجلاس شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی مدظلہٗ کی اجازت سے کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت مدرسہ فاروقیہ صوت القرآن جلالپور پیروالا کے مدیر قاری عبدالرحیم فاروقی نے حاصل کی، تلاوت کے بعد راقم الحروف نے ابتدائیہ پیش کیا۔ اجلاس کے اغراض کے ساتھ مندوبین کا شکریہ ادا کیا، اس دوران صدر اجلاس، اجلاس میں تشریف لائے۔ راقم نے انہیں دعوت سخن دی۔ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے نہایت ہی پرمغز، مدلل اور فکر انگیز خطاب فرمایا۔ حضرت نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ''علماء انبیاء کے وارث ہیں، جو حالات انبیاء علیہم السلام پر آئے وہ علماء پر بھی آئیں گے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کی دعوت سے ارباب اقتدار کے مفادات پہ زد پڑی تو انہوں نے انبیاء کا مذاق اڑایا، تذلیل کی، حضرت نوح علیہ السلام کے لیے انہوں نے ''مہین'' کا لفظ بھی بول دیا، مہین کا معنی ذلیل ہوتا ہے ایسے ہی فرعون جو خدائی کا دعوے دار تھا اس نے موسیٰ علیہ السلام کی توہین کی، بُرا بھلا کہا اور انہیں نعوذ باللہ ذلیل قرار دیا۔ حضور علیہ السلام کی قوم نے آپ کو شاعر، ساحر، کذاب غرضیکہ ہر قسم کی گالی دی، غلط پروپیگنڈہ کیا، لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے متنفر کرنے کی کوشش کی، اللہ نے اپنے نبی کو تسلی دی۔ انہوں نے فرمایا کہ مذاق اڑانا، پروپیگنڈہ کرنا، علماء کی تذلیل کرنا پرانا تسلسل ہے۔ انبیاء نے اسے برداشت کیا علماء بھی برداشت کریں۔ ان خرافات سے ڈر جانا شیوۂ پیمبری نہیں، ان سے ٹکرانا انبیاء کے وارثوں کا کام ہے۔ حالات کا مقابلہ کرنا اور طعنے برداشت کرنا اور مرعوب نہ ہونا وراثت نبوی کا تقاضا ہے۔ علماء اپنی اور طلباء کی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔ البتہ اسباب کے درجے میں لائحہ عمل طے کرنے کے لئے آراء کا سلسلہ شروع فرمائیں۔ اس کے بعد آراء کا سلسلہ شروع ہوا۔

میٹنگ ہال ماشاء اللہ علماء ومشائخ سے بھر چکا تھا۔ تقریباً تین صد ارباب مدارس، جن میں درجنوں شیوخ الحدیث، مفتیان کرام، خطباء، مدرسین اور مہتممین شامل تھے تشریف فرما تھے۔ ضلع ملتان کے مدارس کے علاوہ ڈی جی خان، مظفر گڑھ، وہاڑی، خانیوال، لودھراں، بہاولپور، جھنگ کے نامور مدارس کے ذمہ داران بھی یہاں موجود تھے۔ کچھ علماء تحریری آراء ساتھ لائے تھے اور کچھ علماء نے زبانی آراء پیش فرمائیں۔ اجلاس میں سپیکر کا نظم اعلیٰ تھا۔ صدر اجلاس، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس پاکستان، مہمانانِ خصوصی اور مسئولین ملتان، راقم الحروف اور حضرت مولانا محمد نواز صاحب کی نشستوں کے سامنے الگ الگ مائیک لگائے گئے تھے جبکہ دو وائرلیس مائیک شرکاء کی آراء کے لئے مختص تھے، اجلاس میں درج ذیل حضرات نے آراء پیش فرمائیں۔

(۱) پروفیسر مولانا عبدالشکور جلالپور پیروالا (۲) حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب مدظلہٗ کبیروالا (۳) مولانا قاری محمد ادریس ہوشیارپوری ملتان (۴) مفتی عبدالجلیل صاحب کوٹ ادو (۵) مولانا مفتی محمد صدیق صاحب محمود کوٹ (۶) مولانا محمد عمر قریشی کوٹ ادو (۷) سید محمد کفیل شاہ صاحب بخاری ملتان (۸) علامہ عبدالحق مجاہد صاحب ملتان (۹) مولانا سلطان محمود ضیاء صاحب ملتان (۱۰) حضرت مولانا ظفر احمد قاسم صاحب وہاڑی (۱۱) حضرت مولانا عبدالمجید فاروقی صاحب چوک سرور شہید (۱۲) مفتی خالد محمود صاحب ڈیرہ غازی خان (۱۳) مولانا عبدالرحیم صاحب جھنگ (۱۴) حضرت قاری عبدالستار صاحب ملتان (۱۵) مولانا مفتی محمد مظہر اسعدی صاحب بہاولپور (۱۶) حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب ملتان (۱۷) مفتی محمد احمد انور صاحب مانکوٹ (۱۸) مولانا رشید احمد صاحب ڈی جی خان (۱۹) مولانا محمد منیر اختر جہانیاں (۲۰) مولانا لعل حسین اختر جلالپور پیروالا (۲۱) قاری عبدالرحیم فاروقی جلالپور پیروالا (۲۲) قاری محمد عرفان ملتان (۲۳) قاری محمد صادق ملتان (۲۴) شیخ

الحدیث مولانا قاری صدرالدین صاحب شجاع آباد (۲۵) مولانا محمد کریم اللہ ملتان (۲۶) مولانا انوارالحق مجاہد ملتان (۲۷) مفتی مطیع الرحمٰن قصبہ مڑل (۲۸) مولانا محمد صدیق صاحب ملتان (۲۹) حافظ امۃ الحفیظ قریشی بذریعہ مہتمم مدرسہ ملتان......

ان حضرات کی آراء کو اجلاس میں کمپوز کر کے اس کے پرنٹ نکال کر صدر اجلاس اور حضرت ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہ کی خدمت میں پیش کر دیے گئے۔

آخر میں حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ العالی نے ارباب علم و دانش سے خطاب کرتے ہوئے وفاق المدارس کی ضرورت واہمیت اور خدمات پر روشنی ڈالی اور مدارس میں مدارس، پاکستان اور عالم اسلام کے استحکام کے لئے سورۃ یٰس، آیۃ کریمہ، قرآن مجید اور ختم بخاری کے معمولات کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے طلباء کی تربیت اور حسن تعلیم کی ضرورت کی طرف بھی اہل مدارس کو متوجہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ طلباء کے دلوں میں اکابر و اسلاف کی عظمت اور اساتذہ کی محبت اور اعتماد بٹھانے کی بھی ضرورت ہے۔ گمراہ فرقوں کی بنیاد سلف بیزاری پر ہے۔ انہوں نے عوام سے رابطہ بڑھانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے مدارس میں تاجروں، صنعتکاروں اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے متعلق لوگوں کو بلانے اور معائنہ کرانے کی ہدایت کی اور میڈیا سے رابطہ بڑھانے پر بھی زور دیا۔ مقامی انتظامیہ کے ساتھ رابطہ اور کسی مدرسہ پر آفت آنے کی صورت میں تمام مدارس کو یکجان ہو کر اس کے تعاون کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ وفاق ہر ضلع میں مدارس کے مسائل کے حل کرنے کے لئے ایک کمیٹی کا اعلان کرنے والا ہے جس میں ہر تحصیل کی نمائندگی ہوگی، جو مدارس کے مالی نظم پر بھی نظر رکھے گی۔

انہوں نے کہا کہ مدارس پر چھاپوں کے سلسلہ میں میں نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے ملاقات کی انہوں نے اس کے سدباب کی یقین دہانی کرائی ہے۔ مساجد کے تحفظ کے لیے انہوں نے وفاق المساجد کے قیام کا جلد اعلان کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ جس میں مختصر دینیات کا کورس پڑھایا جائے گا۔ اس کے ذریعے عوام سے رابطہ بھی بڑھے گا۔

سوا ایک بجے اذانِ ظہر ہوئی اور اس کے ساتھ ہی حضرت صدر اجلاس کی دعا سے یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔ ساتھ ہی متصل ہال میں کھانا دسترخوان پر لگایا گیا تھا۔ فوراً ہی مہمانانِ گرامی کو کھانے کے لیے بلایا گیا۔ کھانے کا نظم جامعہ فاروقیہ کے اساتذہ مولانا محمد ریاض اور مفتی محمد احسن کے ذمہ تھا، انہوں نے نہایت ہی سلیقہ مندی سے یہ فریضہ سرانجام دیا۔ اس کنونشن کی برکت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۴۰۰ مہمانوں کا کھانا تیار کیا گیا تھا، لیکن بلا مبالغہ تقریباً ۷۵۰ افراد نے سیر ہو کر یہ کھانا کھایا۔ فللّٰہ الحمد

۲ بجے نماز ظہر ادا کی گئی، نماز ظہر کی امامت جامع مسجد الرشید میں حضرت ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہ نے کرائی۔

نماز ظہر کے فوراً بعد کنونشن کی دوسری نشست کا آغاز جامعہ کے مدرس قاری سمیع اللہ کی تلاوت سے ہوا۔ مولوی بلال احمد متعلم درجہ دورۂ حدیث شریف نے نعت رسول مقبول پیش کی، اس کے ساتھ ہی پنڈال کھچا کھچ لوگوں سے بھر گیا۔ طلباء نے مہمانوں کے لئے کرسیاں خالی کر دیں، اس کے باوجود باقی ماندہ لوگ پروگرام کے اختتام تک کھڑے رہے۔ کچھ لوگ پنڈال میں جگہ کم پڑنے کے باعث جامعہ کے دوسرے پلاٹوں میں بیٹھ کر پروگرام سنتے رہے۔ پنڈال میں پینا فلیکس کے تیار شدہ معنی خیز خوبصورت بینر آویزاں تھے جن میں مدارس کی خدمات اور ضرورت پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ وفاق المدارس کی کارکردگی بھی ان بینرز سے نمایاں تھی۔ جامعہ فاروقیہ اور دارالعلوم دیوبند کی تصویر سے بنائے گئے چند بینرز پر دارالعلوم دیوبند کے ترانے کے اشعار سلیقہ کے ساتھ چھاپے گئے تھے۔ کنونشن کے آغاز میں جامعہ کے ایک طالب علم محمد ارشد بلال نے عربی زبان میں مدارس کی اہمیت پر خوبصورت تقریر کی، بعدہٗ طلباء نے مل کر ترانۂ دیوبند پڑھا اور علامہ عبدالحق مجاہد صاحب کا مختصر خطاب ہوا، انہوں نے فرمایا کہ ”مدرسہ کی بنیاد مسجد نبوی میں اصحاب صفہ کے چبوترہ سے ہوئی اور آج تک قائم شدہ مدارس اس مدرسہ کی شاخیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مدارس میں پیغمبری علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ مغربی استعماری قوتیں غلیظ پروپیگنڈے کے باوجود ناکام ہوں گی۔

پھر حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب رکن عاملہ کو دعوتِ سخن دی گئی، انہوں نے اپنے خطاب میں فرمایا: مغرب کی خوشنودی کی خاطر ہمارے حکمران بھی ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کی بیٹی کے سر پر چادر ڈالی جبکہ مسلمانوں کی بیٹی

عافیہ صدیقی کو ننگا کر کے تذلیل کی جارہی ہے، انہوں نے کہا کہ جب تک مدارس کا وجود ہے قیامت قائم نہیں ہوگی۔

جامعہ کے نائب مہتمم مفتی محمد طیب معاویہ نے درج ذیل قراردادیں پیش کیں:

۱۔ملک عزیز پاکستان میں قرآن وسنت کے منافی قوانین کا خاتمہ کر کے قرآن وسنت کا عادلانہ نظام نافذ کیا جائے۔

۲۔مدارس کے خلاف منفی پروپیگنڈہ ختم کیا جائے۔ ۳۔مدارس پر چھاپوں کا سلسلہ بند کیا جائے۔

۴۔یہ اجلاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ خاکوں کی مذمت کرتے ہوئے اقوامِ متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان خاکوں کی اشاعت پر پوری دنیا میں پابندی لگائی جائے۔

۵۔یہ کنونشن سوئزرلینڈ میں مساجد کے میناروں پر پابندی اور فرانس میں نقاب پر مجوزہ پابندی کی مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ سفارتی سطح پر ان ممالک سے بھرپور احتجاج کرے۔

۶۔وفاق المدارس العربیہ پاکستان دینی مدارس کا سب سے بڑا بورڈ ہے، ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں مدارس کے متعلق کسی بھی قسم کے قانون اور فیصلے کو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی تائید کے بغیر نافذ نہ کیا جائے۔

راقم الحروف نے خطبہ استقبالیہ میں کہا کہ مغربی یلغار کے سامنے ہمارے حکمران سربسجود ہو جاتے ہیں۔مدارس پر اس طرح چڑھائی کی جاتی ہے جس طرح دشمن کا قلعہ فتح کیا جارہا ہو۔حکومت مدارس کو ہراساں کرنا بند کردے، مدارس کے خلاف میڈیا پر منفی پروپیگنڈہ بھی بند کیا جائے۔ راقم الحروف نے تمام علماء، مشائخ، سیاسی زعماء اور اہلیانِ شجاع آباد کا شکریہ ادا کیا۔

بعدازاں حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ مفصل خطاب فرمایا جس کے اقتباسات درج ذیل ہیں

وفاق المدارس کی خدمات کا سلسلہ ۶۰ سال پر محیط ہے، ساڑھے بارہ ہزار مدارس وجامعات ۲۰ لاکھ طلباء وطالبات کی تعلیم وتربیت اور کفالت کر رہے ہیں۔اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اسلام کی بقا دینی مدارس سے ہے، دینی مدرسہ اور اسلام کی تاریخ ساتھ ساتھ ہے۔پاکستان اسلام کے نام پر بنا آئین بھی قرآن وسنت کے مطابق ہے، لیکن اس پر عمل نہیں ہو رہا جس کی بناء پر ملک بدامنی کا شکار ہے۔مدارس میں امن وآشتی کی تعلیم دی جاتی ہے، فروغ تعلیم میں مدارس کا بہت بڑا کردار ہے، پاکستانی مدارس دنیا بھر کے مسلمانوں کی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔مدارس میں دہشت گردی کی تعلیم نہیں دی جاتی۔انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کی عمر ۵ سے ۱۰ سال ہے، جبکہ مدارس اڑھائی سو سال سے کام کر رہے ہیں، اس سے قبل کبھی بھی مدارس پر اس طرح کے منفی الزامات نہیں لگے۔مدارس وحدت کی علامت ہیں۔یہاں سندھی، بلوچی، پٹھان، سرائیکی مہاجر اکٹھے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔آج تک آپس میں نہیں لڑے۔انہوں نے کہا کہ مدارس میں ۱۹۸۹ء سے عصری تعلیم دی جارہی ہے، عصری تعلیمی اداروں میں بھی دینی تعلیم کا انتظام کیا جائے تاکہ صحیح العقیدہ مسلمان پیدا ہوں۔انہوں نے کہا کہ میٹرک تک دینی دنیاوی تمام اداروں میں یکساں نصاب تعلیم ہونا چاہئے اور یہ اپنی قومی زبان اردو میں ہو۔دنیا میں کوئی قوم بھی اپنا کلچر نہیں بدلتی لیکن ہمارے ملک میں غیروں کے کلچر کو فروغ دینے میں ہم حد سے گزر جاتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہم عورتوں کی تعلیم اور ترقی کے مخالف نہیں بلکہ ہم خود طلباء کی نسبت طالبات کو زیادہ تعلیم دے رہے ہیں۔

انہوں نے کہا ۵۸ اسلامی ممالک میں کہیں بھی گوردوارے اور چرچ پر پابندی نہیں، اقلیتوں کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے، جبکہ سوئزرلینڈ میں میناروں پر پابندی، فرانس میں حجاب پر پابندی، مغرب کی انتہاپسندی کی دلیل ہے۔انہوں نے کہا کہ اربابِ اقتدار اگر ایسی تعلیمی پالیسیاں بناتے جن سے دینی دنیاوی ضرورتیں پوری ہوتیں تو لوگ لاکھوں ڈالر فیسیں بھر کر اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے بیرونِ ممالک نہ بھیجتے۔ انہوں نے پاکستان میں غیرملکی طلبہ کی دینی تعلیم کی پابندی کی سخت مخالفت کی اور کہا کہ حکومت یہ فیصلہ فوری واپس لے، انہوں نے کہا کہ مدارس انتہائی صاف شفاف طریقے سے کام کر رہے ہیں۔نہ دہشت گرد ہیں نہ کرپشن میں ملوث ہیں۔انہوں نے کہا ہم نے چوڑیاں نہیں پہنی ہوئیں ملکی استحکام کی خاطر خاموش ہیں۔آئے روز ہمارے مدارس کے خلاف کاروائیاں ناقابلِ برداشت ہیں۔ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔آئندہ اس طرح کی کاروائیاں برداشت نہیں کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ اس وقت پاک آرمی اور ہمارا ایٹمی پروگرام مغرب کا ہدف ہے۔ انہوں نے کہا ہم ملک کے خیر خواہ ہیں۔ پاکستان بنانے میں ہمارے بزرگوں کا کردار ہے۔ قائداعظم سے جب سوال کیا گیا کہ پاکستان بنانے میں علماء بھی آپ کے ساتھ ہیں تو انہوں نے فرمایا برصغیر کا سب سے بڑا عالم مولانا اشرف علی تھانوی ہمارے ساتھ ہے، مولانا شبیر احمد عثمانی نے پرچم کشائی کی، قرارداد مقاصد کی تیاری میں میرے دادا مولانا خیر محمد جالندھری کا کردار ہے۔

انہوں نے کہا قرآن مجید اور پیغمبر اسلام کی ساری زندگی محفوظ ہے۔ علم دین کے خزانے کو محفوظ رکھا ہے۔ فروغ علم میں مدارس کا کردار ہے۔ اب بھی دیہاتی علاقوں میں جہاں پرائمری مڈل سرکاری ادارے نہیں ہیں وہاں مدرسہ ضرور تعلیم دے رہا ہوگا۔ پنجابی، پٹھان، سرائیکی، سندھی، مہاجر تمام قوموں اور زبانوں کے افراد مدرسہ کی ایک چھت کے نیچے بیٹھ کر علم حاصل کرتے ہیں اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی مدرسہ میں پنجابی اور پٹھان یا سندھی اور سرائیکی اور پختون آپس میں لڑے ہوں یا اسلحہ لہرایا اور چلایا گیا ہو، یہ سب کچھ سرکاری کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ ہمارے مدارس امن کی تعلیم دیتے ہیں اور ایک دوسرے کا احترام سکھاتے ہیں۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ اخلاق ہے۔ مدارس کے فضلاء کو روزگار نہ ملنے پر کچھ لوگ شور مچاتے ہیں، انہیں اس پر غور کرنا چاہئے کہ آج ایم اے، بی اے پاس لوگ معمولی سے کلرک اور چپراسی کی نوکری حاصل کرنے کیلئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ پاکستان کی حکومت کی ذمہ داری تھی کہ تعلیمی ضرورت پوری کرتی، لیکن ڈالر دے کر پاکستان کے کریم طبقہ کی اولاد باہر جاتی ہے، ارباب اقتدار نے پاکستان کو ہاتھ پھیلانے والا بنایا ہوا ہے، پاکستان کو تعلیم میں خود کفیل مدارس نے کیا ہے جہاں عرب ممالک اور یورپ وامریکہ تک کے طلباء قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے آتے ہیں۔ انہوں نے کہا اسلام ریاستی، عدالتی، معاشی، معاشرتی، مضاربت، تجارتی، شراکت، ہر قسم کے مسائل کیلئے بہترین حل پیش کرتا ہے، آج اگر پاکستان میں اسلام کا نفاذ عمل میں لایا جائے تو یہ ہزاروں علماء وفضلاء قضاء میں بھرتی ہو کر معاشرے میں اپنا مقام حاصل کر سکتے ہیں لیکن یہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔

کنونشن میں قاری صاحب کے بیان کے دوران ہو کا عالم تھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ اذہان سے مدارس کے بارے شکوک وشبہات کافور ہوتے جا رہے ہیں۔ مدارس کی عظمت دل میں بیٹھ رہی ہے۔ کنونشن میں خصوصی طور پر شجاع آباد کے سیاسی قائدین بزرگ سیاست دان سابق ایم این اے الحاج رانا تاج احمد نون اوران کے علاوہ سابق ایم این اے رانا شوکت حیات نون، سابق صوبائی وزیر رانا محمد قاسم نون، سابق ایم پی اے سید مجاہد علی شاہ، سابق ایم پی اے محمد ابراہیم خان، سابق سٹی ناظم غضنفر الزمان خان، سابق سٹی ناظم میاں وحید احمد بودلہ، اور شہر کے تاجران، صحافی، وکلاء حضرات تشریف لائے۔

آخر میں صدر اجلاس حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی نے حضرت مولانا محمد اشرف صاحب کے دو صاحبزادگان کے نکاح پڑھائے اور دعا فرمائی۔

یوں یہ شاندار کنونشن اختتام پذیر ہوا۔ یہ کنونشن نہ صرف یہ کہ علماء کے باہم رابطہ کا ذریعہ بنا بلکہ یہ ایسا منفرد کنونشن تھا جس میں اہلِ علم کے علاوہ زندگی کے تمام طبقات نے شرکت کی اور مدارس کے کردار کو سراہا۔ کنونشن کے اختتام کے بعد اب تک احقر اور رفقاء کار کے پاس کنونشن کی کامیابی کی کالوں، پیغامات کا تانتا بندھا ہوا ہے، بہت سے اکابر نے دعاؤں سے نوازا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید صاحب کے بقول "آپ کو بار بار مبارک دینے کو جی چاہتا ہے یوں لگ رہا تھا کہ برکتوں کا نزول ہو رہا ہے"۔ کنونشن میں طلباء اور مدارس کے تقریباً ۵۰۰ مندوبین نے بھی شرکت فرمائی۔

آخر میں میں ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کنونشن کی کامیابی کیلئے حضرت مولانا محمد نواز صاحب مدظلہ اور راقم الحروف اور میرے ساتھیوں سے تعاون کیا، حوصلہ بڑھایا اور سب سے زیادہ شکریہ کے مستحق وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب ہیں جنہوں نے ہمیں یہ خدمت کا موقع فراہم کیا۔ اس کنونشن کی کامیابی میں روزنامہ اسلام ملتان کا کردار بھی قابلِ صد ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی جانب سے جزائے خیر نصیب فرمائے اور اس کنونشن کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین وماعلینا الا البلاغ المبین.